گنج الاسرار

مُصنفہ حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ

مرتبہ : سیّد شرافت نوشاہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

گنج الاسرار

از تصنیف لطیف

شہسوار میدان ہویت۔ شاہباز اوج احدیت۔ مرکز دائرہ توحید۔
قطب فلک تجرید۔ زبدۂ اہل بیت مصطفویہ۔ خلاصہ آل مرتضویہ۔
سلطان العاشقین۔ برہان العارفین۔ شمس الاولیا۔ بدر الاصفیاء۔
مقبول درگاہ رسول الثقلین۔ حاجی الحرمین الشریفین۔ شیخ الاسلام
حضرت سیّد حافظ شاہ حاجی محمّد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر علوی
قادری ساہنپالوی قدس سرہ العزیز
(المتوفی ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ)

بہ ترتیب و تصحیح و تحشیہ

مولانا سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی ساہنپالوی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ ساہنپال شریف ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ
ضلع گجرات (مغربی پاکستان)

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف ضلع گجرات

ترتیب و تصحیح ۱۳۷۳ھ

تکمیل و اضافہ حواشی ۱۳۸۳ھ

اشاعت ۱۳۸۴ھ

فی جلد ایکروپیہ

مندرجہ ذیل پتوں سے کتاب ہذا طلب فرماویں

(۱) مکتبہ نوشاہیہ ساہنپال شریف ڈاکخانہ خطہ عالیہ ضلع گجرات

(۲) مولوی شمس الدین تاجر کتب زیر مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور

(۳) دار الاشاعت علوم اسلامیہ حسین آگاہی ملتان شہر

مطبوعہ
استقلال پریس لاہور باہتمام ظہیر الدین پرنٹر
انارکلی لاہور

فہرست مضامین کتاب گنج الاسرار

پیش لفظ

از جناب پروفیسر محمد شجاع الدین صاحب صدر شعبۂ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور

اللہ جزائے خیر دے جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری کو جن کی کوشش اور ہمت سے بہت سا علمی اور تاریخی کام سرانجام پا رہا ہے چند روز گزرے۔ وہ تین چار مرتبہ غریب خانہ پہ اور کالج تشریف لائے۔ مگر مجھ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ دو ایک بار تو سلالہ خانوادۂ نوشاہیہ صاحبزادہ سید شرافت نوشاہی بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ جن کی خاندانی عظمت اور تاریخی اہمیت کے پیش نظر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا غریب خانہ پہ آنا میری انتہائی خوش قسمتی تھی۔ ان حضرات کی تشریف آوری کا مقصد "گنج الاسرار" کے لئے پیش لفظ حاصل کرنا تھا۔

حضرت نوشہ گنج بخشؒ مغلیہ دور کے اُن مقتدر مشائخ میں سے تھے۔ جن کی مساعی جمیلہ سے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے ان کا تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا۔ اور حضرت شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ آپ کے مرشد طریقت تھے۔ شاہجہان کے عہد میں آپ بتاریخ آٹھ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں فوت ہوئے۔ بمقام ساہن پال شریف (ضلع گجرات) آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

پنجاب کے عوام پر سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کا بے حد اثر ہے۔ اور جا بجا اس سلسلہ کی خانقاہیں موجود ہیں۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ عصر حاضر میں نوشاہیہ سلسلہ عام طور پر بے علم اور یا کم علم دیہاتی عوام کا سلسلہ خیال کیا جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اکثر نوشاہی حضرات یا تو بالکل سادہ وضع قطع کے لوگ ہیں اور یا ان کا حلقہ اثر ان پڑھ عوام

تک محدود ہے۔ یہ عمومی تاثر حقیقت حال کے برعکس ہے۔ اسلامی تصوف کے دیگر سلسلوں کی طرح سلسلہ نوشاھیہ بھی ارباب علم وفضل پر مشتمل تھا۔ دور زوال میں جہاں دیگر سلسلوں کے متوسلین جہالت وپسماندگی کا شکار ہوئے وہاں یہ صورت حال نوشاہیوں کو بھی پیش آئی۔ وگرنہ اِس سلسلے کے بزرگ بھی احکام شریعت کی متابعت میں کسی سے پیچھے نہ تھے۔

نوشاہی سلسلہ سے لوگوں کی بیگانگی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مشائخ سلسلہ کی تصانیف ابھی تک حلیہ طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں۔ اور نہ اُن کی علمی اور روحانی مساعی کا لوگوں کو کما حقہٗ علم ہے۔ خوش قسمتی سے صاحبزادہ سید شرافت نوشاہی کے پاس نوشاہی ادب کا بیش بہا اور نایاب مجموعہ ہے۔ اگر یہ تمام کتابیں چھپ جائیں۔ یا ارباب تاریخ وتحقیق کو اُن سے استفادہ کا موقع ملے تو بہت سے تاریخی حقائق پردہ خفا سے باہر آسکتے ہیں۔ اور ہماری ثقافتی تاریخ کے بہت سے پہلو بے نقاب ہوسکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نوشاہی سلسلہ کی تاریخ بے حد دلچسپ ہونے کے علاوہ بہت سی ضروری معلومات کی حامل ہے۔ اور مشائخ سلسلہ کی علمی، ادبی، روحانی، اور تبلیغی مساعی ہماری قومی تاریخ کا درخشاں باب ہیں۔ اور ان بزرگوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ان کا منظر عام پر آنا بے حد ضروری ہے۔ چند برس گذرے جناب اللہ رکھا عباسی امرتسری مرحوم کے پاس شیخ پیر کمالی نوشاہی لاہوریؒ کی کتاب "حکایت قدسیہ" کا قلمی نسخہ دیکھا تھا۔ اس کتاب کو معاصر تاریخ اور ثقافت کے مطالعہ کے لئے میں نے بے حد مفید پایا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس نوع کی تمام کتب شائع ہو جائیں۔ یہ امر میرے لئے باعث عزت ہے۔ کہ آج حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کے رسالہ "گنج الاسرار" کا تعارف کررہا ہوں۔

سرزمین پاکستان و ہند پر اسلام کا نیّرِ درخشاں طلوع ہوا۔ تو مسلمان حاکموں تاجروں سیاحوں، عالموں، درویشوں، اور مقامی باشندوں میں تبادلہ خیالات کے لئے۔ ایک مشترکہ زبان کی ضرورت پیش آئی۔ یہ زبان جو ہندو پاکستان اور ترکی، عربی، فارسی وغیرہ بیرونی زبانوں کے امتزاج سے عالم وجود میں آئی۔ اور دورِ اسلامیہ میں پروان چڑھی۔ اُردو کے نام سے موسوم ہوئی۔ حافظ محمود شیرانی کے قول کے مطابق یہ زبان برِکوچک کے اُسی حصّے میں عالم وجود میں آئی۔ جو آج مغربی پاکستان میں شامل ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم شاہد ہیں کہ صوفیائے کرام نے اُردو کی نشوونما میں نمایاں حصّہ لیا۔ اور اسے اپنی تبلیغی مساعی کا ذریعہ بنایا۔

پنجاب کے مشائخ میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے بھی اس مشترکہ زبان میں اظہارِ خیال فرمایا۔ رسالہ گنج الاسرار اسی زبان میں ہے۔ اس رسالہ کا مطالعہ جہاں ہمیں حضرت نوشہ صاحبؒ کے صوفیانہ خیالات سے آگاہ کرتا ہے۔ وہاں ہمیں اُس دور کی اُردو سے بھی متعارف کراتا ہے۔ اس عبارت میں ہندی الفاظ و اصطلاحات کی کثرت ہے۔ اور یہ اصطلاحات وہی ہیں جو اُس زمانہ کے ہندو مذہبی رہنماؤں (جن میں سکھ گورو بھی شامل ہیں) کے ہاں بھی مستعمل تھیں۔ عوام میں پرچار کے لئے ان کا استعمال ناگزیر تھا۔ حضرت نوشہ صاحبؒ جیسے عوامی درویشوں ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ مغربی پاکستان کے عوام کی اکثریت حلقۂ اسلام میں آگئی۔ نوشاہی سلسلہ کی یہ تاریخی خدمت کبھی نہیں بھلائی جا سکتی۔ پنجاب میں مغلیہ حکومت کے انتشار اور سکھوں کے عروج کے دور میں لاکھوں مسلمان اور بالخصوص دیہاتی عوام اس سلسلہ کے مشائخ سے وابستگی کے سبب سکھ مذہب قبول کرنے سے محفوظ رہے۔ میں اس

کتابچہ کی اشاعت پر مکرمی شرافت پناہ صاحبزادہ سید شریف احمد کو مبارک باد دیتا ہوں ۔

خدا کرے کہ نوشاہی بزرگوں کی تمام قابل قدر کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں اس طرف سرکاری اور نیم سرکاری اشاعتی اداروں کو بھی توجہ کرنی چاہیے اور قدیم بزرگوں کی غیر مطبوعہ تصانیف کی اشاعت کا انتظام کرنا چاہئے ۔

محمد شجاع الدین
پروفیسر دیال سنگھ کالج
لاھور

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۴ء

مختصر حالات

قطب الاقطاب شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز

آپ کے آباؤ اجداد میں سے سید عون قطب شاہ علوی قادری رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں تبلیغ اسلام کے واسطے بغداد شریف سے ہندوستان میں آئے۔ اور اپنے انفاس متبرکہ کے برکات سے۔ قوم بھٹی۔ وینس۔ منج۔ کھوکھر۔ چوہان وغیرہ راجپوتوں کو حلقہ اسلام میں داخل کیا[1]۔ مراۃ سکندری صفحہ ۲۹۷ میں ہے۔

"صلاح آثار تقوی شعار سید قطب قادری از بغداد آمدہ بودند"

آپ کی ولادت یکم رمضان ۹۵۹ھ بمقام گھگانوالی ضلع گجرات میں ہوئی[2]۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت سید حاجی علاؤالدین حسین علوی رحمۃ اللہ علیہ سے پائی۔ پھر حضرت حافظ قائم الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ ساکن جاگو تارڑاں سے چند سے علم حاصل کیا۔ خواب میں ملائکہ کی زیارت ہوئی۔ تو ان کی توجہ سے علم ظاہری و باطنی منکشف ہو گیا[3]۔ چند ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا[4]۔ آپ کی بیعت طریقت سلسلہ قادریہ میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ تین ماہ حالت جذب و سکر میں رہے۔ پھر حالت صحو و سلوک میں آگئے۔ ہزاروں مخلوق کو اپنے فیض روحانی سے سیراب کیا[5]۔

---

[1] میزان قطبی۔ انساب الاقوام ۱۲ [2] مناقبات نوشاہیہ از سید عمر بخش رسولنگری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ [3] تذکرہ نوشاہیہ از سید حافظ محمد حیات ربانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ [4] خزینۃ الاصفیا از مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ [5] کنز الرحمت از مولوی محمد اشرف فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۔

آپ نے اسلامی تبلیغ کو بذاتِ خود۔ اور اپنے خلیفوں کے ذریعہ خوب انجام دیا۔ کشمیر۔ قندھار۔ کابل۔ ہندوستان۔ سندھ۔ وغیرہ میں اپنے خلیفے بھیجے[1]۔ جنہوں نے دن رات کی انتھک کوششوں سے یہ فرائض ادا کئے۔ اور لاکھوں کفار آپ کی سعیِ مبارک سے اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے[2]۔

آپ سے سلسلہ نوشاھیہ جاری ہوا[3]۔ آپ کی وفات ہشتم ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ہوئی[4]۔ آپ کا روضہ اقدس۔ دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ زیارت گاہ خلائق ہے۔ ہر سال ماہ ہاڑ کی دوسری جمعرات کو عرس مبارک ہوتا ہے۔

آپ نے ممالک عرب و عجم کی سیر بھی فرمائی۔ کتاب چہار بہار سے آپ کی مسافرت و سیاحت کا پتہ چلتا ہے۔ مشائخ وقت کی ملاقات سے سرفراز ہوئے۔ لاہور میں شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی[5] اور سندھ میں شیخ مہدی عرف میاں ماجھی سہروردی[6] - اور

---

[1] رسالہ الاعجاز۔ از مرزا احمد بیگ لاہوریؒ۔ تحائف قدسیہ از شیخ پیر کمال لاہوریؒ ۱۲۔ [2] خطبات گارساں دتاسی میں ۲ لاکھ کفار کو مسلمان کرنے کا ثبوت ملتا ہے ۱۲۔ [3] مرزا عبدالستار بیگ سہرامی نے تذکرۃ الوصلین میں۔ اور مرزا احمد اختر کیرانوی نے تذکرۃ الفقرا میں۔ اور مولوی قلندر علی لاہوری نے الفقر فخری میں لکھا ہے۔ کہ سلسلہ نوشاھیہ خواجہ فضیل کابلی سے شروع ہوا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ خواجہ فضیل۔ بانی سلسلہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے مرید تھے۔ [4] لطائف گل شاہی سید گل محمد بن سید عصمت اللہ نوشاہیؒ ۱۲۔ روضۃ الزکیہ۔ از سید حافظ الٰہی بخش بن سید نور اللہ نوشاہیؒ ۱۲

[5] ثواقب المناقب از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی ۱۲۔ [6] تشریف الفقرا از فقیر سید غلام محی الدین بخاری لاہوری مورث خاندان فقیر صاحبان لاہور۔ سید شرافت

مصر میں شیخ علقادی رح وغیرہ کی ملاقاتیں کیں۔ اور باہمی افادے استفادے ہوئے۔ مصر میں ایک مسجد میں معتکف رہے۔ وہیں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا[1]۔

سیر و سیاحت کے دوران میں سات مرتبہ حرمین الشریفین کی زیارت اور شرفِ حج سے مشرف ہوئے[2]۔

اولاد آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔

اول :۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق زندہ دل رح (متوفی ۵ ذیقعد ۱۰۹۳ھ) جو آپ کے ولیعہد خلافت تھے۔ اور آپ کے بعد انتیس ۲۹ سال تک سجادہ ہدایت پر رونق افروز رہ کر بیشمار مخلوق کو اپنے فیض و رشد سے نوازا[3]۔ آج تک منصب سجادگی آپ کی اولاد امجاد میں چلا آتا ہے۔

دوم :۔ حضرت مولانا سید محمد ہاشم صاحب دریادل رح (متوفی ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ) یہ بھی فقہ و حدیث و طب میں یکتائے زمانہ تھے۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

تصنیف

حضرت نوشہ صاحب رح نے علم توحید و تصوف اور ارتقائے روحانیت کی جو خدمت

---

[1] چہار بہار۔ مجموعہ ملفوظات حضرت نوشہ صاحب ۱۲ [2] ہفتاد اولیا از شاہ شریف احمد مراد سہروردی رح ۱۲

[3] رسالہ احمد بیگ۔ کنز الرحمت ۱۲ اشرافت۔

کی ہے۔ وہ اہل تاریخ سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے رسائل ذیل موجود ہیں۔

(۱) رسالہ گنج الاسرار۔ ہندی منظوم۔ سالکانِ طریقت کے واسطے اس میں اشغال و اذکار بیان فرمائے ہیں۔ یہ طبع کرا کے نذرِ شائقین کیا گیا ہے۔

(۲) چہار بہار فارسی۔ یہ کتاب متفرق مسودات سے اقتباس کر کے ۱۲۲۹ھ میں شیخ محمد ہاشم المعروف ہاشم شاہ بن حاجی محمد شریف قادری نوشاہی تھرپالوی نے بطور سوال و جواب مرتب کی ہے۔ سائل حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی (متوفی ۱۱۱۹ھ) ہیں۔ اور مجیب حضرت نوشاہِ عالیجاہ ہیں۔ توحید و معرفت کا بے بہا خزانہ ہے۔ اس کا ترجمہ بنام خزائن الاسرار میں نے اُردو میں کر دیا ہے۔

(۳) ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ المعروف ارشادات نوشاہیہ

آپ کے حالات اور واقعات زندگی سے اقتباس کر کے پانچ سو چالیس[1] ارشادات میں نے اردو زبان میں جمع کئے ہیں۔

(۴) کلمات طیبات۔ المعروف ملفوظات نوشاہیہ۔ فارسی۔

تاریخی کتابوں سے انتخاب کر کے آپ کے ایک ہزار کلمات و نصائح کو بترتیب حروف تہجی میں نے اصل عبارت میں مرتب کیا ہے۔

اس کا ترجمہ اُردو زبان میں بنام جواہرات میں نے کر دیا ہے۔ لیکن اس میں حروف تہجی کا التزام نہیں رہا۔

---

[1] اِس تعداد کو میں نے اس لئے ملحوظ رکھا ہے۔ کہ قرآن مجید کے رکوعات پانسو چالیس ہیں۔ ان کی تعداد و شمار کا اتباع ہو جائے ۱۲ شرافت۔

(۵) جواھر مکنون: ۔کتاب چہار بہار کے خاتمہ پر کچھ سوال وجواب اختصاراً لکھے ہیں۔ ان کو میں نے ترجمہ کر دیا ہے۔ یہ ترجمہ ایک بار ماہنامہ نوشاہی لاہور میں چھپ چکا ہے۔ یہ ایک سَو سوال وجواب ہیں ۔

(۶) لطائف الاشارات۔ اس میں آپ کے چالیس ۴۰ ارشادات ہیں جو میں نے اُردو میں لکھے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۰

بنی نوع انسان کی تخلیق کا اصلی مقصد عبادت اور معرفت الٰہی کا حصول ہے ۔ وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون (نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کرنے کے لئے) اور آفاق و انفس میں اُس کے نشانات کو ملاحظہ کر کے حقیقۃ الحقائق تک رسائی حاصل کرنا ہے ۔ سنریھم ایاتنا فی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق (ہم دکھائیں گے ان کو اپنی نشانیاں جہان میں ۔ اور ان کی جانوں میں یہاں تک کہ ان کے لئے حق ظاہر ہو جائے) اور حجابات کثرت کو چاک کر کے وحدت کی طرف رجوع کرنا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اُسی کی طرف پھرنے والے ہیں ۔) اور وہم غیریت کو دُور کر کے احدیت سے لو لگانا ہے ۔ (قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد ۔ (کہدو وہ اللہ ایک ہے بے نیاز ہے) اور اپنی فانی ہستی کو مٹا کر ذات باقی سے قائم ہونا ہے ۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام (ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے ۔ صرف ایک ذات عظمت و بزرگی والے کی باقی رہ جائے گی) اور تمام موجودات کو ہلاک و معدوم سمجھتے ہوئے محض ذات بحت کو موجود ماننا ہے ۔ کل شیئ ھالک الا وجھہٗ (سوائے اُس

ایک ذات کے سب چیز ہلاک و معدوم ہے) ؁

انبیائے کرام اور اولیائے عظام اسی مقصد کے لئے دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ کہ لوگوں کو ان کی پیدائش کی غرض وغایت سے آگاہ فرمائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کریں۔ اور ان کو ایسے ذرائع بتائیں۔ جن سے وہ اصل الاصول کی طرف راہ پا سکیں۔ ھٰذا صراط علی مستقیم (یہ میرا راستہ سیدھا ہے)

جس طرح لوگوں کی طبائع مختلف ہیں۔ اسی طرح ان کے موصل الی اللہ ہونے کے ذرائع مختلف ہیں۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (جنہوں نے ہمارے لئے مجاہدے کئے۔ ان کو ہم اپنی طرف کی راستے دکھا دیتے ہیں۔) اس سے راستوں کا بکثرت ہونا پایا جاتا ہے۔ بلکہ صوفیہ کرام نے فرمایا ہے الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق (خدا کی طرف اس قدر راستے ہیں۔ جس قدر تمام مخلوقات کے اشخاص ہیں۔ بقول دیگر جسقدر تمام مخلوقات کے سانس ہیں)

منجملہ طرق الی اللہ کے دو راستے اقرب الطرق اور اسہل السبل ہیں ؁

اوّل۔ طریق جذب و اجتبا۔ اللہ یجتبی الیہ من یشاء (اللہ اپنی طرف چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے) اس کو اس طائفہ علیہ کی اصطلاح میں۔ راہ اصطفا۔ اور راہ نا مسلوک بھی کہتے ہیں۔ یہ پیغمبروں، اور محبوبوں و مرادوں کی راہ ہے۔ اس میں ریاضت و مجاہدہ شرط نہیں۔ یہ محض فضل ربی سے حاصل ہوتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے) یہ راستہ لاکھوں میں سے کسی کو نصیب ہوتا ہے جیسے غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح اور حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح وغیرہم ؁

دوم - طریق سلوک = انی ذاھبٌ الیٰ ربی سیھدین (میں اپنے پروردگار کی طرف چل کر جانے والا ہوں وہ میری رہنمائی کرے گا) اس کو راہِ انابت بھی کہتے ہیں۔ یہ عاشقوں، عابدوں، مریدوں کی راہ ہے۔ اس میں توبہ و ریاضت و مجاہدہ شرط ہے۔ اکثر اولیاء اللہ اسی راستے سے واصل باللہ ہوئے ہیں ۔

بہرکیف اولیاء اللہ نے تبلیغی خدمات کو انجام دیتے ہوئے طالبان حق کے لئے ایسے دستور العمل بنائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر خدا کا وصول حاصل ہو سکے ۔

رسالہ گنج الاسرار[عہ]

اسی مقصد کی اشاعت کے واسطے گیارہویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر رہنما اور اسلامی تصوف کے عظیم القدر مقتدا، سلالہ اہل بیت اطہار، خلاصۂ آل رسول مختار، قطب الاعظم، غوث الانجم، فرزند مرتضےٰ ؓ، جگر گوشہ مصطفےٰ ﷺ، نائب ذات قادریہ، امام سلسلہ نوشاہیہ، شیخ الاسلام حضرت سیّد حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدّد اکبر قادری قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر رسالہ لکھا۔ جس میں طالبان صادق اور عاشقان واثق کے لئے اذکار و اشغال کے طریقے بیان فرمائے۔ یہ ظاہر ہے کہ حسب ارشاد نبوی من احب شیئاً اکثر ذکرہٗ (جو شخص کسی چیز کی محبت رکھے۔ اس کا ذکر بہت کرتا ہے۔) کثرت ذکر ازدیاد محبت الٰہی کا باعث ہے۔ اور ذکر سے ہی ذاکر اور مذکور کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے۔ اس رسالہ کا نام گنج الاسرار ہے۔

اس میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے اذکار و اشغال و عبادت و ریاضت کے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں۔ یہ فطری تقاضا ہے کہ اگر انسان ایک ہی کام کرتا رہے۔ تو اس

عہ اگرچہ یہ نام عربی قواعد کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ مگر چونکہ قدیم نسخوں میں اسی طرح لکھا ہے۔ اس لئے اس کو بہ حال رکھا ہے۔ ۱۲ شرافت

کی طبیعت اکتا جاتی ہے ۔دوسرا کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک ہی قسم کی غذا کھائے تو طبیعت دوسری قسم کی غذا طلب کرتی ہے۔ سب کھاتے اس کی عنصری زندگی کے واسطے مفید و لذیذ ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کی روحانی غذا کے واسطے اس طائفہ کے مجتہدوں نے مختلف قسم کے اذکار و افکار تیار کئے ہیں۔ تاکہ بحکم فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبہم (اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے) طالب ہرایک حالت میں ذکر کر سکے۔ خواہ کوئی ذکر کرے۔ اس کا مقصد فوت نہ ہو۔ اور بحکم کل جدید لذیذ (ہر نئی چیز لذت والی ہوتی ہے) ہرایک ذکر میں نئی لذت پائے اور واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ) کی تعمیل بخوبی کر سکے۔ اور اس کے عشق حقیقی میں اضافہ ہو۔ اور بحکم فاذکرونی اذکرکم (تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کرتا ہوں) محبوب لایزال سے وصول کا انعام پاکر منعم علیہ گروہ میں شامل ہو۔ اُولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشھداء والصالحین (یہ لوگ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا ہے۔ یعنی پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکو کاروں میں) اور دنیا میں پاک زندگی گذرے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (جو مومن مردوں اور عورتوں سے نیک عمل کرے۔ اس کو ہم پاک زندگی سے زندہ رکھتے ہیں) اور اپنی عمر راہ خدا میں صرف کرکے شہدائے حق میں شمار ہو۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ (جو خدا کی راہ میں شہید ہوں۔ ان کو مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم سمجھ نہیں سکتے۔) جو شخص اس راہ سے بے خبر رہا۔

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (بیشک اس نے بڑا خسارہ پایا) اور جو شخص اس راہ پر چل کر شاہد حقیقی سے واصل ہوا۔ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (بیشک اس نے بڑی کامیابی حاصل کی)

ہندی زبان اختیار کرنے کی وجہ

حضرت نوشہ صاحبؒ نے اس رسالہ میں ہندی زبان کو اختیار کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ عربی اور فارسی میں اذکار و اشغال کی کئی کتابیں مثل دلائل الخیرات تیسیر الشاغلین اور ارشاد الطالبین وغیرہ کے مشائخ عظام نے لکھیں۔ مگر اس ملک کی اصلی مادری زبان کی طرف اکثر بزرگوں نے بہت کم توجہ فرمائی۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام جس ملک میں مبعوث ہوتے رہے۔ اسی ملک کی زبان میں تبلیغ فرماتے رہے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر قوم کی زبان پر تاکہ ان کو خوب سمجھا سکے) اس لئے ضرورت تھی کہ اس دیار کے طالبانِ حق کو ان کی زبان میں طریقہ سلوک و تصوف سمجھایا جائے۔ چنانچہ بعض اولیاء اللہ نے اس مقصد کو مدِّنظر رکھ کر ہندی زبان میں ترویج طریقہ سلوک کی سعی فرمائی۔ اور اسلامی احکام و نصائح و ہدایات کو ان کی زبان میں سمجھانے کی کوشش کی۔ مثلاً

(۱) خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی رح (متوفی ۶۶۴ھ)

(۲) امیر خسرو دہلوی رح (متوفی ۷۲۵ھ)

(۳) شاہ میراں جی شمس العشاق رح (متوفی ۹۰۲ھ مولف رسالہ خوش نامہ خوش نغز)

(۴) شیخ بہاوالدین باجن رح (متوفی ۹۱۲ھ)
(۵) قاضی محمود گجراتی رح (متوفی ۹۲۰ھ)
(۶) شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح المتخلص بہ الکھ داس (متوفی ۹۴۵ھ)
(۷) بابا نانک رح (متوفی ۹۵۳ھ) مصنف جپ جی)

ایسا ہی حضور پرنور رح نے یہ رسالہ گنج الاسرار ہندی زبان میں لکھا۔ بلکہ آپ کے معاصرین میں سے کئی بزرگوں نے اس زبان کو اپنی طبع کا جولانگاہ بنایا۔ اور تصوف، ادب، فقہ میں بہت کچھ تحریر کیا۔ چنانچہ

(۱) شاہ علی جی گام دھنی گجراتی رح (متوفی ۱۴ رجمادی الاول ۹۷۳ھ)
(۲) شاہ خوب محمد چشتی رح۔ مصنف مثنوی خوب ترنگ سال تصنیف ۹۸۶ھ)
(۳) شیخ برہان الدین خانم رح (متوفی ۹۹۰ھ)
(۴) شیخ حسین قادری لاہوری رح (متوفی ۱۰۰۸ھ) مصنف کافی ہا)
(۵) محمد قلی قطب شاہ رح (متوفی ۱۰۲۰ھ)
(۶) شیخ پیر محمد سلون رح (متوفی ۱۰۴۷ھ)
(۷) مولوی عبداللہ۔ المتخلص بہ عبدی ابن محمد۔ مصنف کتب فقہ حنفی الواع وغیرہ۔
(۸) شیخ عثمان بن شیخ حسن۔ مصنف کتاب فقہ چتراولی۔
(۹) شیخ بہاوالدین برناوی خاتم التارکین رح وغیرہ

آپ کے بعد تو کئی صوفیوں نے اس مسلک کو اختیار کیا اور اس زبان میں اسلامی تبلیغی خدمات انجام دیں۔ ان میں سے حضرات ذیل زیادہ تر مشہور و معروف ہیں۔

(۱) شیخ جنید مورانی چشتی رح (متوفی ۱۰۷۸ھ)

(۲) قاضی خوشی محمد نوشاہی مفتی کنجاہ (متوفی ۱۰۸۸ھ)
(۳) میراں سید محمد سعید المعروف شاہ بھیکھ چشتی صابری رح (متوفی ۱۱۳۱ھ)
(۴) محمد شاہ بادشاہ دہلی رح (متوفی ۱۱۶۱ھ) مصنف باراں ماہ
(۵) میر سید بلھے شاہ قادری شطاری قصوری رح (متوفی ۱۱۷۱ھ) مصنف کافی ہا
(۶) سید غلام قادر شاہ قادری بٹالوی رح (متوفی ۵ ربیع الثانی ۱۱۷۶ھ مصنف رمز العشق۔
(۷) قاضی علی حیدر چشتی نظامی رح (متوفی ۱۱۹۱ھ) مصنف ابیات۔
(۸) مولانا شیخ فقیر اللہ نوشاہی برقندازی بکیریانی رح مصنف مثنوی سر مکنون سال تصنیف ۱۳۰۳ھ۔

رسالہ کے اسماء میں اختلاف

اِس رسالہ کے ناموں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نے اس کا خود کوئی نام تجویز نہیں کیا۔ محض سالکوں کے لئے ایک دستور العمل بیان کر کے رسالہ کو ختم کر دیا۔ متاخرین صوفیوں میں سے جن بزرگوں نے اس کو پڑھا۔ اس کے مضامین کی مناسبت سے خود ہی کوئی نام رکھ دیا۔ جن بزرگوں نے اپنی کتابوں میں یہ اشعار لکھے ہیں۔ اور جو کچھ ان کا نام درج کیا ہے۔ وہ تاریخوار یہاں لکھا جاتا ہے۔

(۱) بیان اشغال :- کتاب لطائف گل شاہی۔ از سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ برخورداری ساہنپالوی رح (متوفی ۱۱۷۶ھ) سال تصنیف ۱۱۵۰ھ

اس میں اٹھارہ اشعار ہیں۔

(۲) گنج الاسرار :- کلید گنج الاسرار۔ از خلیفہ محمد ابراہیم نوشاہی برقندازی جالندہری۔
سال تصنیف ۱۲۷۴ھ

گنج الاسرار :- شرح انوار العاشقین - از سید غلام نبی بن سید وارث علیشاہ
نوشاہی برقندازی جالندہری۔

(۳) رمز العشق :- نسخہ مکتوبہ مولوی علم الدین ساکن چک بہلول ضلع گوجرانوالہ
سال کتابت ۱۲۸۰ھ اس میں ۵۷ اشعار ہیں۔

(۴) گیان لہر :- آب حیاتی از سید عمر بخش برخورداری رسول نگری (متوفی
۱۳۱۱ھ) سال تصنیف ۱۲۸۰ھ

گیان لہر بخشیش گدا - از سید عمر بخش مذکور۔

گیان لہر کشکول نوشاہیہ - از سائیں منظر محمد عباسی ساکن نہرانوالہ۔
ضلع منٹگمری - سال تصنیف ۱۳۵۰ھ اس میں ۴۴ اشعار ہیں۔

(۵) رمز العباد :- قرابادین چشتی - از مولوی خواجہ علم الدین طالب چشتی
نظامی گڑھ شنکریؒ۔

رمز العباد :- زمزمہ نوشاہی - از قاضی غلام جیلانی قادری ساکن ڈڈوہ۔
سال تصنیف ۱۳۳۵ھ۔ اس میں ۸۷ اشعار ہیں۔

رمز العباد :- گلزار نوشاہی - از مولوی محمد حیات قادری نوشاہی شرقپوری
سال تصنیف ۱۳۴۴ھ۔ اس میں ۴۲ اشعار ہیں۔

(۶) واحد نامہ :- مجموعہ وظائف قادری نوشاہی - از سائیں فتح علیخاں

نوشاہی ۔ساکن راولپنڈی ۔سال طباعت ۱۳۳۳ھ ۔اس میں ۱۳۶ اشعار ہیں ۔

(۷) کلام الملوک :۔ سبیل سلسبیل ۔از مولوی مقبول محمد نوشاہی مجددی جلالوی ؒ۔
سال تصنیف ۱۳۴۲ھ ۔اس میں ۱۲۹ اشعار ہیں ۔

ان کے سوا بعض تحریرات میں اس رسالہ کا نام ۔وحدت نامہ ۔بیان تصوف نسخہ طریقت ۔ راہ سلوک بھی پایا جاتا ہے ۔مگر نفس مضمون سب کا یہی اشعار ہیں ۔
یہ اسماء کا اختلاف کچھ مضر نہیں ۔بلکہ کثرت اسماء فضیلت مسمی پر ولالت کرتا ہے جیسے قرآن مجید اور سورۂ فاتحہ کے اسماء و القاب احادیث میں بکثرت بیان ہوئے ہیں ۔جو اُن کی فضیلت کا ثبوت ہیں ۔

رسالہ کا صحت انتساب

جو کتابیں حضرت نوشہ صاحب ؒ کے حالات اور مقامات میں مورخین نے لکھی ہیں ۔جیسے

(۱) مقامات حاجی بادشاہ :۔ المعروف رسالۃ الاعجاز ۔ازمرزا احمد بیگ لاہوری ؒ سال تصنیف ۱۱۰۷ھ

(۲) ثواقب المناقب :۔ از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی ؒ سال تصنیف ۱۱۲۷ھ

(۳) تذکرہ نوشاہیہ :۔ از مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنپالوی ؒ
سال تصنیف ۱۱۴۶ھ

(۴) تحایف قدسیہ :۔ از شیخ پیر کمال لاہوری ؒ سال تصنیف ۱۱۸۶ھ

(۵) کنزالرحمت :۔ از مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی مہری ؒ سال تصنیف

۱۲۲۰ھ وغیرہ۔

ان میں آپ کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے عام خیال ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوئی تصنیف نہ ہو گی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تذکرہ نگار سیرت کے ہر پہلو پر کچھ لکھے۔ کسی چیز کا عدم ذکر اسکے عدم وجود کا مستلزم نہیں۔ چنانچہ ان کتابوں میں آپ کے ارشادات و ملفوظات کا بھی کوئی عنوان نظر نہیں آتا۔ تو کیا اس سے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کبھی آپ نے کچھ ارشاد نہ فرمایا ہو گا۔ حالانکہ شیخ ہاشم شاہ بن شیخ حاجی محمد شریف تھرپالوی نے ۱۲۰۹ھ میں ملفوظات نوشاہ عالیجاہؒ پر ایک مستقل کتاب بنام چہار بہار فارسی میں لکھی۔ اسی طرح آپ کی تصانیف کا حال ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کسی کتاب کا کسی کی تصنیف سے ہونا دو۲ وجہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) اول یہ کہ مصنف خود دعوے کرے۔ کہ یہ میری تصنیف ہے

(۲) دوم یہ کہ اکابر اہل علم و تحقیق اس کو کسی کی طرف منسوب کریں۔ رسالہ گنج الاسرار دونو وجہ سے آپ کا کلام ثابت ہوتا ہے۔

(۱)

خود حضور انور۔ رسالہ کے خاتمہ پر اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں۔

ے یہ سالک عابد کے کام نوشہ ظاہر کئے تمام

(۲)

اکابر صوفیائے کرام عموماً۔ اور خاندان قادریہ نوشاہیہ کے بزرگ خصوصاً

بتواتر اس رسالہ کو حضرت نوشہ صاحبؒ سے منسوب کرتے آئے ہیں۔
اور اپنی کتابوں میں اس کے حوالے دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ چند ایک کے نام لکھے
جاتے ہیں۔

(۱) حضرت سید بہادر شاہ قادری رح نے کتاب مجمع الاسرار (سال تصنیف
۱۲۲۹ھ) میں لکھا ہے۔

"قول حاجی نوشہ گنج بخش قدس سرہ

اللہ اللہ اتنا کہو ☆ اللہ رہے اور آپ نہ ہو

(۲) حضرت خلیفہ محمد ابراہیم انصاری قادری نوشاہی برقندازی جالندھری رح
نے کتاب کلید گنج الاسرار میں اس کو حضور کی تصنیف بیان کیا ہے۔

(۳) حضرت سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسولنگری رح نے کتاب آب حیاتی میں
لکھا ہے۔

"حضرت پیر نوشاہ صاحب میفرمائید ۔

نوشہ صاحب ایوں فرمایا گیان لہر کتابے آیا!
۱۰۱۸ ۱۱۹ ساڈھے من سون اُسدم سب کچھ چھاڈے
ایسی ضرب اللہ کی لاوے جو خطرہ ہے سب جھڑ جاوے
اَللہ اللہ اتنا کہے آپ نہ رہے تے اللہ رہے"

(۴) حضرت مصنف موصوف نے کتاب بخشش گدا میں لکھا ہے۔

"حضرت نوشہ صاحب رح۔ حضرت پاک رحمان و حضرت سچیار صاحب و
حضرت سید محمد صالح راہم مجلس را فرمودند در تصنیف کتاب گیان لہر۔

؎ لا الہ الا اللہ ساوے — من سوں اُسدم سب کچھ چھاڑے
ایسی ضرب اللہ کی لاوے — جو خطرہ ہے سب جھڑ جاوے
اللہ اللہ اتنا کہے — آپ نہ رہے تے اللہ رہے
ایسا راز اللہ کو کہے — آپ بیچ سوں جاتا رہے"

(۵) حضرت مولانا سید غلام نبی قادری نوشاہی برقندازی جالندہری رح شرح انوار العاشقین ص۳۴ پر لکھتے ہیں ۔

"حضرت جناب پیر و مُرشد نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ اپنے رسالہ گنج الاسرار میں فقط نفی و اثبات کو تین ہزار یا ایکہزار فرمایا ہے ۔"

(۶) سید صاحب موصوف آگے پھر لکھتے ہیں ۔

"شغل کثیر الاسرار حضرت پیر و مرشد دین و دنیا حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی گنج الاسرار میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

تیسو کلمہ چودان حرف — جیوں سورج پگلاوے برف

(۷) اس کے بعد آپ فرماتے ہیں ؎

" اللہ اللہ ایسا کہے — آپ بیچ سوں جاتا رہے"

(۸) مولوی خواجہ عمر الدین طالب چشتی نظامی گلھڑ شنکری رح نے کتاب قرابادین چشتی بیں کاد کثیر الاسرار کے ضمن میں لکھا ہے ۔

"حضرت حاجی نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ ازیں شغل اشارہ در رسالہ خود رہنز العباد فرمودہ ؎

تیس کلمے اور چودان حرف — جیوں سورج پگلاوے برف"

(۹) مولوی محمد اعظم قادری نوشاہی برقندازی میروالی نے کتاب مصباح نورانی میں لکھا ہے۔

"حضرت سید الاولیا۔ اصفی الاصفیا۔ پیر نوشہ گنج بخش صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں"۔

؎ یہ تپ ساڈھے تھوڑا تھوڑا تب دوڑا دے عرش پر گھوڑا"

(۱۰) مولوی صاحب موصوف نے کتاب العصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ میں لکھا ہے۔

"امام العاشقین، قطب الواصلین حضرت نوشہ گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ۔ اُنس باللہ اور وحشت عن الغیر یعنی بقا حاصل کرنے کا طریق یوں فرماتے ہیں۔

؎ اللہ اللہ اتنا کہے آپ نہ رہے اور اللہ رہے

(۱۱) اس رسالہ کے ایک قلمی نسخہ پر کاتب کا دستخط ان اشعار میں ہے۔

؎

"رمز العشق رسالہ جان حضرت نوشہ کیا بیان!
جو کو پڑھسی ایہ رسالہ دین دنی وچ ہووے سوکھالہ
لکھن والا فقیر غلام علم الدین ہے اس کا نام
میرا پیر ہے حسن غلام عرض میری پہنچے صبح شام

تمام شد رسالہ رمز العشق از حضرت نوشہ گنج بخش با تمام رسید۔ بدست خط فقیر علم الدین ولد میاں کرم دین موضع چک بہلول (۱۲۸۰ھ)"

ان کے علاوہ بھی مختلف تحریریں ہیں اس رسالہ کو حضرت نوشہ صاحب کا

کلام لکھا ہے۔

رسالہ کے اشعار کی تعداد میں اختلاف

رسالہ ہذا کے اشعار کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے اختلاف اسماء کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اختلاف اضطراب فی المتن کی قسم سے نہیں بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو مکمل نسخہ نہیں ملا۔ بزرگوں کی زبان سے جسقدر اشعار کسی کو دستیاب ہوئے۔ وہ تبرکاً اپنی اپنی کتابوں میں درج کر دیئے۔ اور اس کا مضمون کے لحاظ سے کوئی نام رکھ دیا۔

رسالہ کی شروح

(۱) حضرت خلیفہ محمد ابراہیم بن خان جہاں انصاری قادری نوشاہی برقندازی جالندھری رح نے ۱۲۷۶ھ بنام کلید گنج الاسرار فارسی زبان میں اس کی بہت عمدہ شرح لکھی۔ اشغال و اوراد کی وضاحت۔ اور حقائق و معارف کا بیان نہایت پسندیدہ ہے۔ وجہ تالیف یہ لکھتے ہیں کہ میرے پیر روشن ضمیر حافظ عبدالوہاب نوشاہی رح مجھ کو فرماتے تھے۔ کہ رسالہ گنج الاسرار کی شرح لکھو۔ میں اپنی بے بضاعتی علم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو ٹال دیتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں حضرت شاہ عبدالغفور جالندہری رح کے روضہ میں حاضر ہوا ہوں۔ وہاں حضرت نوشہ گنج بخش رح تشریف فرما ہیں۔ میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔

ے جو فرماوے تجھ کوں پیر — اس پر چلیں تو ہو فقیر

چنانچہ میں نے حضور کے ارشاد کے مطابق یہ شرح لکھدی۔

۲- اس رسالہ کے ایک شعر کی شرح مولانا سید غلام نبی برقندازی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح انوار العاشقین میں عمدہ لکھی ہے۔

اُسی شرح کو مولوی خواجہ عمر الدین چشتی گڑھ شنکری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب قرابادین چشتی میں کماد کثیر الاسرار کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

۳- حاجی آغا میر احمد صدیقی قادری نوشاہی پشاوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی میری فرمائیش پر اسکے چند اشعار کی شرح لکھی تھی۔ لیکن اس کو مکمل نہ کر سکے تھے کہ وفات ہو گئی۔

۴- سائیں خضر محمد نوشاہی ساکن نہرانوالہ ضلع منٹگمری نے کشکول نوشاہیہ میں رسالہ کے بعض اشعار کی توضیح کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ چنداں صحیح اور مفید نہیں۔

رسالہ کی تکمیل و ترتیب

میں نے نہایت جستجو کے ساتھ خاندان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اور بزرگان نوشاہیہ کے قلمی بیاضوں کو ملاحظہ کیا۔ اور کافی تلاش و جستجو سے ان سب اشعار کو متفرق تحریروں سے جمع کر کے یہ جامع اور مکمل نسخہ گنج الاسرار مرتب کیا ہے۔ اس کا ماخذ یہ نسخے ہیں۔ حروف ابجدی سے اُن کے اشارے مقرر کر دیئے ہیں۔

الف ۔ لطائف گل شاہی ۔

ب ۔ نسخہ مکتوبہ مولوی علم الدین بہلولی رح ۔

ج ۔ زمزمہ نوشاہی ۔

د ۔ مجموعہ وظائف قادری نوشاہی ۔

ھ ۔ سبیل سلسبیل ۔

و ۔ گلزار نوشاہی ۔

ز ۔ کشکول نوشاہیہ ۔

ان میں سے میں نے نسخہ الف اور ج کو اصل قرار دیا ہے ۔ اور باقی سب نسخوں کے اختلاف حروف اشارہ کے ساتھ حاشیہ پر درج کر دیئے ہیں ۔ ان کے علاوہ اگر کسی کتاب یا مخطوطہ سے کوئی اختلاف لکھا ہے ۔ تو اس کتاب کا اصل نام لکھ دیا ہے ۔ تاکہ مطالعہ کرنے والوں کو سب نسخوں کے الفاظ سے آگاہی ہو جائے ۔

بعض مشکل الفاظ کے ترجمے بھی حاشیہ پر دے دیئے ہیں ۔

رسالہ کے اختتام پر فارسی کے دو شعر جو آپ کی زبان سے ہیں ۔ وہ بھی بمعہ ترجمہ لکھ دیئے ہیں ۔ خداوند کریم مجھ ناچیز کو قیامت کے روز بزرگانِ دین کے ظل عاطفت میں جگہ دے ۔

یا رب بہ نبی شافع یوم نشور   یا رب بولی و قطب سرچشمہ نور

چوں سایۂ من خاک نشین را گرداں   زیرِ علمِ حاجیِ نوشہ محشور

ساہنپال شریف ۔ ضلع گجرات
سوموار ۔ ۲۴ر صفر ۱۳۸۳ھ

سید شرافت نوشاہی
عفا اللہ عنہٗ

ف :۔ میں اپنے محترم دوست جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری کا نہایت ممنون ہوں ۔ جنہوں نے کتابیں مہیا کرنے ۔ اور اس کی تصحیح میں میری کافی امداد فرمائی ہے ۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

شرافت
۱ر ذلحجہ ۱۳۸۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گنج الاسرار

جس ذات کا اللہ ناؤں | اس کا تجھے بتاؤں تھاؤں
کم ایک سے تین ہزار | اتنے نام دھرے کرتار
اتنے ہووں جس کے ناؤں | کیونکر چھپتا اس کا تھاؤں
ظاہر دسے عالم کچا | کیونکر چھپتا صاحب سچا
حق ہے باقی عالم فانی | فانی کی ناں رہی نشانی
وحدت نوں توں کر تحقیق | اس کوں من سوں کر تصدیق
ایس مکان کوں پہنچن مشکل | سخت راہ ہے دور ہے منزل
بہت ریاضت محنت طاعت | دل حاضر راکھے ہر ساعت
فضل خدا کا اَر توفیق | جب سالک کوں ہووے رفیق
تب پہنچے اس راہ سعادت | علم موافق کرے عبادت
طاعت اوہ جو پیر فرماوے | اپنا کیا کچھ کام نہ آوے

لہ یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ اوسے دسے ہیں سارے تھاؤں ۱۲
عہ نام ۱۲ عہ جگہ ۱۲ عہ خداوند تعالےٰ للعہ دل ۱۲۔

دارو وہ جو دیوے حکیم — آپ دارو کیا کرے سقیم
کلام خدا کی دارو کھاناں — جس جاناں برحق کر ماناں
جو اذکار افکار افعال — جو اوراد وظائف اعمال
جو حروف کلمات عظام — جو آیات اسمار کرام
جو آویں بندیوں کے کام — دین دُنیا میں ہوویں تمام
سب قرآن مجید میں آئے — حق تعالےٰ نے آپ فرمائے
توں کیا جانیں میرے کام — کون آیت اَز کون ہر نام
کون شغل اَز کونسا ذکر — کونسا عمل اَز کونسا فِکر
توں اَزرھلا تجھ کوں کیا سُوجھے — بھلے بُرے کوں توں کیا بُوجھے
سرِ ہُویت خوب پچھان — یہ نکتہ توں دل سیں مان
جے چاہیں بے رنگی بھیکھ — ستگور کا توں چہرہ دیکھ
جو فرما دے تجھ کوں پیر — اُس پر چلیں تو ہو فقیر
محض خدا رسول کی خاطر — یہ نسخہ میں کیتا ساطر

ا د، نر، تو ۱۲ ۲ ب - تجھ ۱۲ ۳ ب، د، و
نر، کو ۱۲ ۴ ب، و، نر، کو ۱۲ د، کی ۱۲ ۵ ب، نر، تو ۱۲ ۶ ھ، بضوں رنگین ۱۲ -
۷ ب، ھ، د ۱۲ ۸ ب، تجھ ۱۲ ۹ ب، د، ھ، و، نر، کو ۱۲ ۱۰ ھ یہ مصرعہ اسطرح ہے
اکیس نہ کر کچھ تقصیر ۱۲ ۱۱ ب، تاں ہوویں ۱۲ د، ہوئیں ۱۲ نر، ہوویں ۱۲ ۱۲ ھ، دی ۱۲ ۱۳ ب، ھ
و، ایہ ۱۲ ۱۴ ب، نکتہ ۱۲ ۱۵ د، کیا ۱۲ نر، کیا ہے ۱۲ ۱۶ ب، ظاہر ۱۲ د، عاطر ۱۲ و، نر ستاطر ۱۲ -
عہ بیاد ۱۲ عہ اسمائے الٰہی ۱۲ - سہ تجلی نور ذات ۱۲ سہ مرشد کامل ۱۲ -

جس پر چاہئے تجھ کوں رہنا　　　وہ ضرور ہویا اب کہنا

ادھی رات اُٹھ بیٹھے سالک　　　چار کونٹ کا ہووے مالک

پچھے اس کے سمجھ سیانے　　　سلاح مومن کا وضو بچھالے

کرے تہجد نال نیاز　　　دل حاضر از جان گداز

دو رکعت جب پڑھ کر رہے　　　ذکر فکر بیچ ہو کر رہے

کہہ لا الٰہ الا اللہ ساودھے　　　من سوں اس دم سب کچھ چھاڈے

ایسی ضرب اللہ کی لاوے　　　جو خطرہ ہے سب جھڑ جاوے

لہ ب، چاہیے ۱۲ لہ ب، تم ۱۲ لہ د، و، ن، کو ۱۲ لہ ب، او ہو ۱۲ و، ن، ادہ ۱۲۔ لہ د، ھ، و، ہوا ۱۲ لہ ب، تجھ ۱۲ لہ ب، آدھی راتیں ۱۲ لہ ب، اُٹھ بہے ۱۲ ھ، و، ن، لے بیٹھے ۱۲۔ لہ ب، ھ، و، ن، کوٹ ۱۲ لہ ب، و ۱۲ لہ ھ، و، ن، پڑھے ۱۲ لہ ھ، نفل ۱۲ لہ ب، پیالے ۱۲ ھ، نماز ے ۱۲، و، ن، نیاز سے ۱۲ لہ ھ، دے ۱۲ و، تے ۱۲ ن، اور لہ د، سب ۱۲ ھ، نال ۱۲۔ لہ ب، گناہ سے ۱۲ ھ، نیاز سے ۱۲ و، ن، گداز سے ۱۲ لہ ھ، دوازدہ ۱۲ ھ، و، ن، بارہ ۱۲ لہ ھ، بیچ ۱۲ لہ ب، شغل ۱۲ لہ د، موہنہ ۱۲۔ لہ ب، الا اللہ الیہ ۱۲ د، ھ، و، ن، کہ اِلٰہ کوا یسا ۱۲ لہ ب، من مو دم ۱۲ د، جو من مونہہ سب اُس دم ۱۲ ھ، دل سے غیر اللہ نوں ۱۲ د، ن، من سے ۱۲ لہ و، بھلا چے ۱۲ ن، کا بڑے ۱۲ لہ ھ، مصرعہ الا اللہ کی ضرب لگاوے ۱۲ و، ن، الا اللہ کی لاوے ۱۲ لہ و، ہو ۱۲ لہ ب، سبھی ۱۲ لہ ب، چل ۱۲ د، ھ، و، ن، جل ۱۲۔

لہ چہار اطراف عالم ۱۲ لہ حدیث نبوی کا ترجمہ الوضوء سلاح المومن ۱۲ لہ اختیار کرے ۱۲۔

لا اِلٰہ کی پھڑ شمشیر ۔۔۔ تاں وچ عالم سارے پھیر
لا اِلٰہ کی پکڑ بہاری ۔۔۔ گرد ڈھنڈ سب دُور اُتاری
محمد رسول اللہ من بھیتر کہے ۔۔۔ اگم پنتھ ستگور توں لہے
ایک ھزار یا تین ھزار ۔۔۔ کلمہ پاک کرے تکرار
چوبیس ھزار جو کوئی کرے ۔۔۔ انت کال بھی اُس سیں ڈرے
پرسش اس کی پیر سوں پاوے ۔۔۔ جو لکھنے موں رسم نہ آوے
جیوں کر پیر کرے تلقین ۔۔۔ لاگ رہے جیوں جل میں مین
ذکر غیب توں سُن لے پیارے ۔۔۔ اللہ تیرے کام سنوارے
اچپا جاپ ہے جس نے کینا ۔۔۔ حکمت پرابت اُس نے لینا
جلس ترکی تا شغل پچھان ۔۔۔ عامل ہے سلطان جہان

---

۱ ۲ یہ دونو شعر نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں ہیں ۱۲ ۳ یہ شعر صرف نسخہ ھ میں ہے ۱۲ ۴ ھ، نہ، اِک ۱۲ ۵ ب، د، ھ کلمہ پاک و ۱۲ ۶ د، کلمے پاک کا ۱۲ نہ، کلمے پاک و ۱۔ ۷ ھ، کر ۱۲ ۸ ب، چوّی ہزار ۱۲ ۹ ب، تقیں ۱۲ ۱۰ بعض نسخوں میں پرسن لکھا ہے ۱۲ ۱۱ نہ، سے ۱۲ ۱۲ ب، یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ لکھنے موں وہ بات نہ آوے ۱۲ ۱۳ د، و، نہ، میں ۱۲ ۱۴ و، نہ، جیکو ۱۲ ۱۵ ب، د، نہ، جو ۱۲ ۱۶ ب، مین ۱۲ ۱۷ ب سوارے ۱۲ ۱۸ نسخہ و، نہ میں یہ شعر اس طرح ہے انحد جس ترکی تینوں شغل پچھان۔ جن کا ان پر عمل ہے ۔۔۔ سو سلطان جہان عہ چاروں جہاڑو ۱۲ عدہ غبار وسواس ۱۲ سہ دل میں ۱۲۔
للعہ تعلیم باطنی صہ آخر یعنی ۱۲ ۔ پانی ۱۲ العہ مچھلی ۱۲ لسہ اچپا ذکر راز سلطان الاذکار ۱۲ بعہ نجات حاصل کرنا ۱۲ ۔ شغل محمود ۱۲ ۔

ایڑا پنگلا پون کوں پیوے — دس سوں چاڑ باندہ سُکھ جیوے

اپنے شاہ کا نوبت خانہ — سُنے اپنے کانوں شاہانہ

انحد کی کوئی جانے سار — انحد باجے دُھر دربار

انحد ہے سلطان اذکار — انحد جیو کا ہے سردار

انحد کی ٹکٹکی سنبھان — تینوں شغل کئے عیاں

بھنگا اس کا عمل پچھان — وہ سلطانی پیر سلطان

پیر بدھ ساوھے تھوڑ انھوڑا — نو دوڑاوے عرش پر گھوڑا

دو نو دیوے پھر الٹاوے — محراب بھنواں کے بیچ لیاوے

لہ ب، اندھا ۱۲ د، آرا ۱۲ ۔ ٥ ذ، پنکھا ۱۲ ۔ ب، د، ھ، و، کو ۱۲ ۔ ب میں یہ مصرع اس طرح ہے ”وہ بن تاندہ چاڑ جگ جیوے“ ۱۲ خ، دسویں دُوار چاہڑ ۱۲ و، ن، دسویں چاہڑ ۱۲ ۔ ھ، شوہ ۱۲ ب، سن توں ۱۲ ھ، سنئے ۱۲ ب، د، ھ، ن، کان ۱۲ ب، شہانہ ۱۲ د، ھ، ن، شدیانہ ۱۲ و، یہ مصرع اسطرح ہے اپنے کان سنے شدیانہ ۱۲ ب گون ۱۲ ن، بھی ۱۲ و، ن، یہ مصرع اسطرح ہے ۔ انحد کہاں پوکار پوکار ۱۲ ب کی ۱۲ ب، ایہ ۱۲ ب، و، دم ۱۲ ن، مصباح نورانی، تپ ۱۲ ب، اوہ ۱۲ د، ن، مصباح نورانی، تب ۱۲ د، تاں ۱۲ ن، پر ۔ و، دیوے ۱۲ ن، پھیر ۱۲ ن، بھنواں کے ۱۲ ۔

وہ سانس جو دائیں نتھنے سے خارج ہوتا ہے ۱۲ ۔ وہ سانس جو بائیں نتھنے سے نکلتا ہے ۱۲ ۔ ہوا مراد سانس ۱۲ ۔ اس شعر میں ذکر حبس کا طریقہ بتایا ہے ۱۲ ۔ دسواں دُوار سے مراد ام الدماغ ۱۲ ۔ صوت سرمدی ۱۲ ۔ طریقہ ۱۲ ۔ بروو چشم ۱۲ اسید شرافت

ترڑکٹی کے سنگ آنکھ لگاوے — جو پھل چاہے سوئی پاوے

ترڑکٹی کے تم دو گھر جانوں — محمودا ار نصیرا مانوں

طرف محمودہ رکھے دھیان — کوئی ویلے شغل پچھان!

سانس کرن جھمک پتیان — ایس عمل کا رکھ دھیان

شغل محمودا ار نصیرا — پلک نہ جھمکے اس میں بیرا

نوک ناک پر نظر لگاوے — عالم نظر سراب جیوں آوے

شغل فوارہ میرے میتا — جتنا ہووے اتنا کیتا

منہ سے شعلہ باہر آنے — عین نور ذات بہ جانے

پنج گنج ار بارال جہان — سن اے طالب سگھڑ سنجان

دل میں اپنے دلوا دھار — رُدم رُدم اس جوت چتار

چار بھانت یہ بارش جان — ایک سیں ایک لطیف پچھان

لہ نسخہ ب میں یہ مصرع اس طرح ہے ترڑکٹیاں لنگ سنگ ہے ۱۲ ۔ ترکھی ۱۲ ۔ نسخہ ت میں : مانگے سو پھل پاوے ۱۲ ۔ جو کچھ منگے ۱۲ ۔ جو کچھ مانگے ۱۲ ۔ نسخہ ب میں : سو پاوے ۱۲ ۔ سو کچھ ۱۲ ۔ نسخہ ب میں : رکھ ۱۲ ۔ نسخہ ب میں یہ مصرع اسطرح ہے "وجد ا وس پر عمل اوہ سلطان جہان" ۱۲ ۔ نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں اسطرح ہے ۔ "نسخہ ترکٹی شغل پچھان" ۱۲

لہ یہ شعر نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں ہے ۱۲ ۔ نسخہ ب میں : اور ۱۲ ۔ نسخہ ب میں : جھمکے اوہ نصیرا ۱۲ ۔ نسخہ ب میں : ار ۱۲

نسخہ ب میں : ۔ نسخہ ب میں : خوب پچھان ۱۲ ۔ نسخہ ب میں : ایک سے ایک ۱۲ ۔

دونو ابروں کے درمیان نظر . . . لگانا ۔ قاب قوسین مراد شغل محمود ۱۲

ناک کی پھنگی پر نظر لگانا ۱۲ — خیالی دنیا ۱۲ — بال بال میں نور کا تصور کرنا ۱۲

چار قسم یا چار رنگ طریقہ ۱۲

شغل غوطہ ہے بہت غریب ۔۔۔ شغل غوثیہ جان عجیب

صورِ علمیہ[1] کر توں خیال ۔۔۔ تاں توں ہوویں مرد کمال

شغل جامع ار[2] شغل مدوّر ۔۔۔ شغل ورسن[3] کا ہو متصوّر

شغل غل پھر کر توں بھائی ۔۔۔ اس کی بینوں سیندھی[4] آئی

کشف قبور اک شغل سنایا ۔۔۔ کشف قرآن بھی نال بتایا

جسم[5] فنا کر توں یار! ۔۔۔ اپنے گھر سے ہو جا پار!

مبدا معاد کو کر توں یاد ۔۔۔ گوڑی اس کا کر استنجاد[6]

دھیان لگا من بھیتر دھاریں ۔۔۔ سمندر نور میں بوند بچاریں

اوہاں بیٹھ[7] کر کرے[8] نماز ۔۔۔ جگ[9] بگ جوت ار[10] ناز نیاز[11]

تجھ تک ایسا[12] ہی رہے[13] ۔۔۔ آسن[14] سادھ سیدھا ہو بہے[15]

ذکر[16] سہ پایہ کرے مدام ۔۔۔ برزخ کہتے اس کوں[17] عالم[18]

---

[1] ب ، صورِ علم وا ۱۲ ۔ [2] ب ، اور شغل محمودہ ۱۲ [3] ب ، میں یہ مصرعہ اِس طرح ہے۔ "وہ شغل درینہ ہو مقصودہ" [4] یہ شعر صرف نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں ہے ۱۲ [5] د ، و ، کہے ۱۲ ۔ [6] و ، ن ، پڑھے ۱۲ [7] ب ، اوہ ۱۲ [8] د ، نہ ، اور ۱۲ [9] د ، و ، ہے ۱۲ [10] د ، کرے نماز ۱۲ [11] ب ، د ہو ۱۲ ۔ [12] د ، رہیئے ۱۲ [13] د ، سیدھا بہیئے ۔ [14] د ، ذکر ثلاثہ ۱۲ [15] و ، ن ، ذکر صفایا ۱۲ [16] د ، کوں ۱۲ د ، نہ ، کام ۱۲ [17] و ، ن ، نام ۱۲ ۔

[1] اعیان ثابتہ ۱۲ [2] شغل جمال ۱۲ [3] انکشاف ، الہام ، سوجھ پانا ۱۲ [4] تصور ۱۲ ۔
[5] نور علی نور ۱۲ [6] مشتعل نور ۱۲ [7] مربع بیٹھنا ۱۲ [8] سید شرافت ۔

ذکر ثلاثہ مغز بے مول | غنچہ کھڑ کر ہووے پھول

اسم اعظم بہہ پیچھے پڑھے | تو یہ ساگر گٹکھ سوں ترے

تیس کلمے ارچو واں حرف | جیوں سورج پگھلاوے برف

اس سیں ظاہر کیونکر کہیے | سر چھپئے تو عارف رہیے

سر جاوے پر سر نہ جاوے | تو یہ سر سر کوں پاوے

فجر ہووے تو پڑھے نماز | سنت فرض میں کرے نیاز

ایسا راز اللہ کوں کہیے | آپ بیچ سوں جاتا رہے

---

۱ ب، مغز کا ۱۲ د، مغز بے ۱۲ و، نر، مغزی ۱۲ ۲ ب، کھڑ کھڑ ۱۲ و، نر، پردہ کھول کر پھول ۱۲ ۳ نر، اسم ۱۲ ۴ ب، بیٹھ ۱۲ د، بھی ۱۲ ۵ د، سبھے ۱۲ ۶ ب، تو یہ ۱۲ د، تب گو میدان سے کھڑے ۱۲ ۷ ب و، نر، ساغر ۱۲ ۸ ب، سبھ سوں ۱۲ و، سبج ۱۲ نر، سیج ۱۲ ۹ ب، پھرے ۱۲ ۱۰ ب، تین ۳۰ ۱۲ د، تیس سو ۱۲ نر، تین سو ۳۰۰ ۱۲ - شرح انوار العاشقین میں ہے تیس کلمہ ۱۲ ۱۱ ب، و، نر، کلمہ ۱۲ ۱۲ ب، نر، اور ۱۲ ۱۳ و، سورج جیوں ۱۲ نر، سورج جو ۱۲ ۱۴ ب، بھنگیاوے ۱۲ ۱۵ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے "اس بھید کوں ظاہر کرے" ۱۲ ۱۶ نر، سوں ۱۲ ۱۷ و، نر، کہے ۱۲ ۱۸ ب، اور ۱۲ د، نر، تے ۱۲ ۱۹ ب، جرے ۱۲ و، رہے ۱۲ ۲۰ د، تب ۱۲ و، تے ۱۲ نر، اور ۱۲ ۲۱ ب، تاں اوہ ۱۲ د، تب یہ ۱۲ نر، تو اللہ ۱۲ - ۲۲ ب، د، و، نر، کو ۱۲ ۲۳ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے "اوہاں بیٹھ کر کرے نماز" ۱۲ ۲۴ د، ھتے ۱۲ د، تاں ۱۲ ۲۵ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے "سنت فرضاں نال نیاز" ۱۲ ۲۶ د، فرض کرے ۱۲ ۲۷ د، ایسی ۱۲ شرح انوار العاشقین میں یہ مصرعہ اس طرح ہے "اللہ اللہ ایسا کہیے" ۱۲ ۲۸ ب، کو ۱۲ د، سول ۱۲ و، نر، کا ۱۲ ۲۹ د، کہیئے ۱۲ ۳۰ ب، خواب ۱۲ د، جو آپ ۱۲ ۳۱ ب، موں ۱۲ د، سیں ۱۲ و، نر، سے ۱۲ ۳۲ ب، جیتا ۱۲ ۳۳ د، رہیے ۱۲

ـه کشتی ۱۲ ــه مقطعات قرآنی ۱۲ ـ ــه حروف نورانی ۱۲ ـ

حاضر ہو کر غائب ہووے — حق کوں پاوے آپ کوں کھووے

عارف دیکھو ایسا ہووا! — ادب صورت کا پورا جو

اوہاں بیٹھ کر کرے سلام — شرم ادب سوں کرے تمام

ایسی من کی سرت لگاوے — جو کچھ من میں دیکھا جاوے

انکھیں موندھ کر دل پر راکھے — خوب نظر سیں امرت چاکھے

پھرتاں دیکھے عرش رحمان — حق کوں پاوے سمجھ کر جان

اللہ اللہ اتنا کہے — آپ نہ رہے تب اللہ رہے

---

[1] ب، ہوکر حاضر ۱۲ ۔ [2] و، ن، عارف ۱۲ [3] ن، ہوئے ۱۲ [4] ب، و، ن، کو ۱۲ ۔
[5] ب، اور آپ ۱۲ و، ن، اور کو ۱۲ [6] ب، گنوادے ۱۲ ۔ ن، کھودے ۱۲ [7] و، ہووے
۱۲ ن، ہووئے [8] و، ن، پر ادب ۱۲ [9] و، ہووے ۱۲ ن، ہوئے ۱۲ ۔ [10] و، ن،
پیچھے ۱۲ [11] و، ہٹ کر ۱۲ ن، بیٹھ کر ۱۲ [12] ب، آرام ۱۲ [13] ب، رام روپ ۱۲ ۔
[14] و، ن، تھیں ۱۲ [15] د، کو ۱۲ [16] ب، و، ن، انکھیں ۱۲ د، آنکھ ۱۲ [17] ب، منہ
ماتھے پر ۱۲ د، موندھ ۱۲ [18] و، ن، رکھے ۱۲ [19] د، ھ، ن، طرح ۱۲ [20] ب، سے ۱۲ د،
کی ۱۲ و، ن، یہ ۱۲ [21] ب، د، و، ن، امرت ۱۲ [22] و، ن، چکھے ۱۲ [23] د، جب پھرتا ۱۲
ن، پھرتا ۱۲ [24] د، و، ن، کو ۱۲ [25] د، سمجھ کر مان ۱۲ [26] مجمع الاسرار میں یہ شعر اس طرح ہے۔
اللہ اللہ اتنا کہو ۔ اللہ رہے اور آپ نہ ہو ۱۲ ۔ [27] د، ن، میں لفظ نے نہیں ۱۲ عبیدۃ الیوسفیہ میں اور ۱۲ ۔

غ فنا فی اللہ ۱۲ ع بقا باللہ ۱۲ ۔ س خشوع خضوع ۱۲ ۔ ل شعور ۱۲ ۔

م کشف کونی ۱۲ ۔ س مراقبہ ۱۲ ا آب حیات مراد کشف الٰہی ۱۲ ا انس باللہ ۱۲ ۔

سوا پہر بیٹھے اِت سار | تاں پہنچے اُونچے دربار

سوا پہر جب ہووے پورا | سالک ہووے پورا سورا

نفل ضحیٰ کے پھیر گذارے | دین دُنی کے کام سنوارے

تیس کلمے ار چوداں نام | سجدے میں توں پڑھے مدام

پنجے وقت نماز پچھانے | تاں اوہ حاضر خاوند جانے

سُنت عصر کی ترک نہ کرے | تو گوئے میدان سوں کھڑے

بعد عصر کے چُپ کر رہے | شام تلک ایہہ حاضر رہے

سُن توں بات کوں دھر کے کان | اس میں کیا ہے رمز نہان

گم کر اپنا آپ اے عاقل | جے ہونا ہے حق کا واصل

---

۱ و، نر، جد سوا پہر ۱۲ ۔ ۲ ب، جب ۱۲ نر، بیٹھے ۱۲ ۔ ۳ ب، ایسے ۱۲ د، اِس ۱۲ ۔ ۴ و، تب ۱۲ نر، تا ۱۲ ۔ ۵ ب، اوہ پہنچے ۱۲ د، جا پہنچے ۱۲ ۔ ۶ ب، اوچے ۱۲ ۔ ۷ و، جد ۱۲ نر، ہوا جدا ۱۲ ۔ ۸ نر، ہویا ۱۲ ۔ ۹ د، و، پورا ۱۲ ۔ ۱۰ د، ھ، و، نر، نماز ۱۲ ۔ ۱۱ د، کی پڑھے ۱۲ ھ، با وقت ۱۲ ۔ ۱۲ ھ، پھیر جہانی ۱۲ ۔ ۱۳ و، وے ۱۲ ۔ ۱۴ نر، سوا سے ۱۲ ۔ ۱۵ ب، تین ۱۲ و، تیس سو ۱۲ نر، تین سو ۱۲ د، چوداں حرف ۱۲ ۔ ۱۶ ب، و، نر، کلمہ ۱۲ ۔ ۱۷ ب، اور ۱۲ ۔ ۱۸ نر، سجدہ ۱۲ ۔ ۱۹ د، و، نر، بیچ پڑھے تو کام ۱۲ ۔ ۲۰ ھ، و، ایسی گذرانے ۱۲ نر، ایسے گذارے ۱۲ ۔ ۲۱ و، نر، کدن ۱۲ ۔ ۲۲ نر، خاوند حاضر ۱۲ ۔ ۲۳ ھ، میں یہ مصرعہ اس طرح ہے "اللہ حاضر ناظر جانے" ۱۲ ۔ ۲۴ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے ۱۲ "تاں گھوڑا مسلاشی کھڑے" ۱۲ ھ، میں مصرعہ اس طرح ہے "تاں ہی گر میدانوں کھڑے" ۱۲ نر، میں مصرعہ اسطرح ہے "گوئے میدان سے او ہو کھڑے" ۱۲ ۔ ۲۵ ب، ایسا ہی رہے ۱۲ د، حاضر رہے ۱۲ ھ، کچھ حاضر ۱۲ نر، یہ حاضر رہے ۱۲ ۔ ۲۶ ب، ہویا میں ۱۲ ۔

ـــ وصول الی اللہ ۱۲ ـــ بہادر و جوانمرد ۱۲ ۔

آکھے پیر جو دل پر رکھ — خوب طرح یہ امرت چکھ
غرض میری ہے بیان شغل — تقدیم تاخیر ہیں ناں ہو غافل
لیکن سمجھ نہ گور بن آوے — ستگور با ہجھ یہ سوجھ نہ پاوے
عارف کامل راہ بتلاوے — اڑدبڑد کوں خوب چھپاوے
مجھ کوں مرشد شاہ سلیمان — بن مانس سیتیں مانس کیناں
دھن دھن بھاگ ہیں مرشد پایا — سروپ روپ جس منہ دکھایا
سنگت گور سیتیں میں بلہاری — بھرم دوئی کا مارن ہاری!
ستگور پورے راہ بتایا — تاں ہیں جیت محبت پایا
لب سیں یار کی ہیں مدھ پیتا — خمار اس کے نے بیخود کیتا
اس سیں اظہر کیا بیان — سر چھپے تو عارف جان
غوث الاعظم کرپا کینی — جو یہ نعمت مجھ کوں دینی
نام اسکے ہیں صدقے جاواں — جان اپنی نوں گھول گھماواں

---

۱ ب، امرت ۱۲ ۲ ب، بتلایا ۱۲ ۳ ب، کو ۱۲ ۴ ب، چھپایا ۱۲ ۵ ھ، کو ۱۲ ۶ ھ سے ۱۲ ۷ ھ، کینا ۱۲ ۸ ھ، موہے ۱۲ ۹ ھ، سے ۱۲ ۱۰ ھ، بلہارے ۱۲ ۱۱ ھ، مارن ہارے ۱۲ ۱۲ ب، تا ۱۲ ۱۳ ب، لبیا یارکی ۱۲ ۱۴ ھ۔ ایہ ۱۲ ۱۵ ھ، نام پیراں توں ۱۲۔ ۱۶ ھ، میں گھولی ہیں ۱۲۔

ع حیوان سے انسان بنایا یعنی مبتدی سے منتہی کیا ۱۲ ع مظہر ذات حق ۱۲ ع معیت شیخ کامل ۱۲ ع قربان ۱۲ ع وہم غیریت ۱۲ ع محبوبہ حقیقی ۱۲ ع شراب عشق حقیقی ۱۲ ع عنایت بے غایت ۱۲ ع نثار کرنا ۱۲ ÷

اس کا اسم ہے اسم خدا — کیا ہو اس کی صفت ادا

پاک نبی[1] تے لاکھ درود — آل اُنّے اصحاب[2] شہود[عہ]

یہ سالک[3] عابد کے کام

نوشہ ظاہر کئے تمام

ہُو

---

[1] ھ، پر ۱۲ [2] ھ، رسول ۱۲ -

[3] نسخہ

ب =	یہ سالک عابد کا کام	نوشہ ظاہر کیا تمام
ج =	" " "	حاجی محمد کہے تمام
د =	" " "	نوشہ صاحب کہیا تمام
ھ =	طالب صادق کا یہ کام	حاجی محمد کیا تمام
" =	رمز العباد ہے اس کا نام	" "
و =	" " "	نوشہ حاجی کہے تمام
نما =	یہ صادق عابد کے کام	نوشہ صاحب کے کام

[عہ] = ارباب توحید شہودی ۱۲ -

فارسی اشعار

یہ ۲ دو شعر حضور کی زبان پاک سے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری رح (متوفی ۱۱۷۰ھ) اپنی کتاب لطائف گل شاہی میں لکھتے ہیں۔

"رباعی از زبان حضرت نوشہ صاحب رح"

۲۔ حضرت مولانا سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری رح (متوفی ۱۲۵۳ھ) اپنی کتاب روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ میں لکھتے ہیں۔

"رباعی از حضرت نوشہ حاجی گنج بخش رح کہ بوقت جوش و استغراغ فرمودہ"۔

"منادی ست در کوچہ میفروش — کہ امروز در حضر کہ یابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند — کشاکش بدیوانِ مستاں برند"

لطائف گل شاہی میں چوتھا مصرعہ اسطرح ہے۔

"کشاکش سوئے کوئے مستاں برند"

ست وزن شعر پورا کرنے کے لئے نون کو غنہ استعمال کیا ہے۔ اساتذہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔ جیساکہ مولانا جامی رح تحفۃ الاحرار میں واقعہ معراج میں لفظ و امانش میں لائے ہیں۔

ست عالم زاں نور بود ستنیز — دست بزن جامی و دامانش گیر ۱۲ — سید شرافت۔

لفظی ترجمہ :-

شراب بیچنے والے کی گلی میں منادی ہو رہی ہے کہ آج جس کسی میں ہوش پائیں۔ اُس کا گریبان پکڑیں۔ اور دامن کھینچنے کھینچتے مستوں کے دربار میں لے جائیں۔

اصطلاحی ترجمہ :-

میفروش سے مراد مرشد کامل۔ ہوشمند سے مراد سالک مست سے مراد مجذوب مطلق موحد حقیقی۔

حاصل مطلب :-

مرشد کونین ساقی میخانہ وحدت کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ اے عارفان تام المعرفت جس سالک میں غیر اللہ کا شعور باقی ہو۔ اور وہ شہود کو منزل مقصود سمجھ بیٹھا ہو۔ اس کو طریق جذب و اجتبا کے ذریعہ مخموران توحید کے زمرہ میں داخل کرو۔ کہ اُس میں غیریت کی بُو نہ رہے۔ اور وہ مجذوب مطلق ہو کر وحدت وجود کا دم بھرے۔

هو اللہ الذی لا الٰہ اِلّا ھُوَ۔

وَصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسُولِ خیرِ خَلقِہٖ محمد وَ آلہٖ وَ اصحابہٖ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمس الانوار ترجمہ فارسی گنج الاسرار

(از سید شرافت نوشاہی)

بنام ذاتِ آں خلّاقِ بیموں | منزّہ شان او از چون و بیچوں
رحیم و مالک و ربّ و غفورست | ثنا و حمد مر او را ضرورست
دگر نعت امام المرسلین ست | محمّد رحمۃ للعالمین ست
محمّد باعثِ ایجادِ عالم | محمّد نازشِ اولادِ آدم
محمّد افتخارِ خاک و افلاک | محمّد تاجدارِ مُلکِ لولاک
محمّد خاتمِ پیغمبران ست | محمّد جانِ جانِ اہلِ جہان ست
محمّد قبلۂ اہلِ ولایت | محمّد کعبۂ راہِ ہدایت
محمّد قبلہ گاہ اہلِ عرفاں | محمّد کعبۂ ارواح ایماں
شفیع عاصیاں در روزِ محشر | کہ ذاتش سربسر نورست یکسر
سلام حق بود بر آل و اصحاب | بجملہ اولیا اخیار و اقطاب
وزاں پس گوئمت اے صاحبِ راز | کہ ایں نسخہ مکمل ہست اعجاز
بنام رمز عشق و گنج اسرار | کہ در وے شد بیان شغل اذکار

ز تصنیف مقدس غوث عالم | جناب شاہ نوشہ قطب اعظم
زہے آں قدوۂ سادات علوی | غلامش جملہ موجودات علوی
جمال عارفان قادریہ | امام خاندان نوشہیہ
ہمیں سر حلقۂ ارباب توحید | ہمیں سر دفتر اصحاب تفرید
کہ ذاتش گنج بخش دو جہاں ست | بعالم فیض او ہر دم رواں ست
ثریا تا ثرا ے فقرش عیاں ست | بمہر و ماہ نامش وردِ جاں ست
باوج معرفت شہباز انجم | بملک معدلت سلطان اعظم
چو بود ایں نسخۂ عالی مرغوب | بلغت خاص ہندی نظم محبوب
ارادہ کردم از راہ شرافت | کہ بہر سالکاں گرد و لطافت
چو اہل ذوق و شوق او را بخوانند | ہمہ مضمون پاکش را بدانند
بفضل حق نمودم ترجمہ خوب | زبان فارسی گردید مطلوب
نہادم نام او را شمس انوار | کہ شد مقبول جملہ اہل اسرار

شرافت خاکپائے پیر نوشہ
بخواہد از خدا ایمان توشہ

آغاز ترجمہ

بنام آنکہ نامش ہست اللہ ‏ مقام او بگویم با تو واللہ

یکے کم اسم او از سہ ہزار ست ‏ کہ اسمائے صفات کردگار ست

بہر آنکو ایں قدر مشہور باشد ‏ چگونہ جائے او مستور باشد

چو ظاہر مے نماید عالم خام ‏ چرا پوشیدہ باشد ذات فرجام

جہاں فانی و ذات حق بقا ہست ‏ نشان جملہ عالم بس فنا ہست

بکن ہر حال وحدت را تو تحقیق ‏ ز قلب خود بکن ایں را تصدیق

بریں منزل رسیدن سخت مشکل ‏ رہے صعب ست ہم دور ست منزل

کند محنت ریاضت ہم اطاعت ‏ حضور قلب دارد جملہ ساعت

شود چوں فضل و توفیق خداوند ‏ رفیق سالک محبوب دلبند

رسد بر درجۂ راہ سعادت ‏ کند حسب علوم خود عبادت

عبادت آں بود کو شیخ گوید! ‏ ہمہ کارے ز خود ضائع بجوید

دوا آنست کو بخشد حکیمے ‏ علاج خود نیاید از سقیمے

کلام حق بداں خوردن دوائے ‏ کند تسلیم کو داند شفائے

ہمہ اذکار ہم افکار و افعال ‏ وظائف ورد جملہ نیک اعمال

حروف پاک و کلمات عظامی ‏ ز آیات و ز اسمائے گرامی

کہ بہر مرد ماں درکار باشند ‏ بد بنیاد بدیں ہم یار باشند

بقرآنِ مجید ایں جملہ موجود
زارشادِ ذاتِ حق لمرے ست مجھود

چہ دانی توکہ کارِ من کدام ست
کدامی آیت و اسمش کدام ست

کدامی شغل ہم ذکرش چگون ست
کدامی عمل ہم افکار چوں ست

تو ئی اعمٰی ترا ازیں رہ خبر نیست
ترا تمییز رہ از خیر و شر نیست

تو اسرارِ ہویت خوب بشناس
زدل تسلیم کن ایں نکتہ الماس

اگر خواہی ز نورِ ذاتِ بیرنگ
جمالِ شیخ را دیدن کن آہنگ

ہر آں چیزے کہ گوئد باتو پیرے
اگر سالک شوی باشی فقیرے

زمہرِ حق تعالیٰ ہم پیمبر
نوشتم نسخۂ ہذا معنبر

ہر آنچہ مر ترا لازم شعور ست
بگفتن رازِ او مارا ضرور ست

بخیز و نصف شب چوں مرد سالک
چہار اطراف را اوگشت مالک

زبعدش ہم بداں اے مردِ دانا
سلاحِ مردِ مومن آں وضو را

تہجد را گذارد با نیازے
بقلب حاضر و ہم جاں گدازے

دو رکعت چوں بخواند از نوافل
بذکر و فکر گردد خوب شاغل

بگوئید لا الٰہ الا اللہ
زدل ہر چیز را بگذار و اللہ

زضرب اسم اللہ ایں چنیں ساز
بیفتد جملہ خطرات از ہمیں راز

زتیغ لا الٰہ گیر اے جاں
بمیدانِ جہاں او را بگرداں

زجاروبِ کمال لا الٰہ گیر
غبارِ غیرِ حق را دور کن تیر

بداں اسم رسول اللہ بگوئید
زمرشد رازِ باطن را بجوئید

ہزار از وردِ او یا سہ ہزار ست
زذکر کلمۂ طیب شمار ست

کند هر کس وظیفہ بست وچار الف | شود خائف ز ذاتش مرگ با حلف
طریق وِرد او بشناسد از پیر | نیاید در رسم او در سلک تحریر
ز تلقینے کہ مرشد میکند فاش | چو ماہی درمیان آب خوش باش
ز ذکر غیب بشنو اے عزیزے | خدا کار تو سازد با تمیزے
ہر آنکو ذکر او رفع میکند ساز | نجات از حق بیابد صاحب راز
ز حبس وہم ترکٹی شغل میدان | ہر آنکو گشت عامل ہست سلطان
ز دو سوراخ بینی باد را نوش | ببر دہ در دماغے سوئے حق کوش
بداں آنگاہ نوبت خانہ شاہ | شنو از گوشہائے خود تو اے ماہ
بداند ہر کہ از اخبار انحد | ز درگاہِ خدا اسرار انحد
ہمیں انحد بداں سلطان اذکار | ہمیں انحد ولے راہست سردار
بداں ہر لحظہ انحد را اثاثہ | عیاں کردیم اشغال ثلاثہ
ز ہر اشغال ایں اعمال بس خوب | ز سلطانی جاں سلطان محبوب
بتدریج ایں طریقہ ورزد آدم | دواند اسپ خود بر عرش اعظم
کند معکوس دیدہ ہائے سر را | میان ابرواں دارد نظر را
بہمراہِ ترکٹی چشم تابد | ہر آں ثمرے کہ خواہد باز یابد
ترکٹی را تو دو خانہ بدانی | ز محمود و نصیرا شغل خوانی
نگاہِ خود سوئے محمود دارد | ازیں رہ وقت خود مشہود دارد

ے الف بمعنی ہزار۔ یعنی بست وچہار ہزار مرتبہ وظیفہ کلمہ طیبہ کند ۱۲

به پاس انفاس دم ہارا برآری　　خیال این عمل بسیار داری
درین اشغال محمود و نصیرا　　نہ چندید چشم طالب اے فقیرا
نظر بر پرّه بینی بدارد　　جہاں مثل سراب آنگاه دارد
کنی از شغل فوّاره برادر　　ہرا نقدرے توانی کرد نادر
بروں آری تو شعلہ از دہانے　　ہمیں از نور ذات حق عیانے
بدانی پنج گنج و دوازده را　　مشغولے طالب باہوش و دانا
بقلب خود چراغ نور افروز　　زہر موئے ضیائے جلوه آموز
چہار اقسام این باراں رافت　　لطیف و الطف از ہر یک لطافت
ازیں ہا شغل غوطہ بس غریب است　　دگر آں شغل غوثیہ عجیب است
خیال صورِ عملیه بکن زود　　شوی ہر دو کمال آنگاه محمود
ز شغل جامع و شغل مدوّر　　دگر شغل جمالی کن تصوّر
دگر آں شغل غُل کن اے برادر　　ہرا این منکشف شد ذکر نادر
دگر از شغلہا کشف القبور است　　بگفتن کشف قرآں ہم ضرور است
ہمہ اوصافِ بشریت فنا ساز　　ازیں دار الغرور خود بروں تاز
تا علی ذکر ہا مبدا معاد است　　تفکر کن کہ ذاکر با مراد است
تصوّر کن بدل این ذکر را نیز　　بہ بحرِ نورِ حق این قطره آمیز
ہمہ انبیائے نشست کن نمازے　　ز نورِ حق منوّر با نیازے
ہمیں طورے شود مشغول تا فجر　　نشیند منتظر تا حق دہد اجر
کند این ذکر سہ پایہ مدامی　　کہ برزخ اسم او گویند عامی

شده ذکر ثلاثه مغز بے پوست   شگفته غنچه مثل گل شود دوست
بخواند اسم اعظم بعد اتمام   بساحل میرسد کشتی بآرام
بخواند کلمه سی چار ده حرف   چو خورشیدے که بگدازد همه برف
بسے ظاهر ترا ز دے چوں بگویم   چو عارف سر مخفی را نپویم !
سرش برود مگر سرے نگوید   همیں سر سر حق را نیک جوید
بوقت فجر خوش خواند نمازے   بسنت فرض بس عجز و نیازے
چناں باذات الله گوید آں راز   که خود را از میاں بیروں کند باز
بوقت حاضری غائب شود جاں   چو خود را گم کند حق یابد انساں
چناں عارف شود وقت ضرورت   که داند آں همه آداب صورت
نشسته جائے خود گوید سلامے   ز آداب و حیا ساز و تمامے
چناں در قلب خود گیرد شعورے   که هر چیزے بدل بیند حضورے
بپوشد چشمها در دل کند غور   چشد آب حیات از عشق فی الفور
کند سیر مبارک عرش رحماں   بیابد ذات حق با صدق و ایقاں
بگوید ایں قدر آں الله الله   نماند خود بماند ذات الله
نشسته ماند آنجا ربع و یکپاس   رسد بر جائے حق بے وهم و وسواس
چو وقت چاشت آنجا انتها کرد   شود سالک مکمل هم جوانمرد
نماز چاشت خواند نیک اسلوب   ز کار دین و دنیا میشود خوب
همان سی کلمه و هم چارده اسم   همیشه خواں بسجده هم ازیں قسم
شناسد آں نماز پنجگانه   بداند حاضر او مالک یگانه

نسازد ترک گاہے سنتِ عصر | بگو گوئے زمیداں صاحبِ فخر
زبعدِ عصر خاموشی گزینند | کہ تا شام از حضوری خوشہ چینند
شنو از گوشِ دل ایں راز اے جاں | کہ در وے چیست از حق رمزِ پنہاں
کنی گم خویش را اے مردِ عاقل | اگر خواہی شدن با ذات واصل
بگویند ہر چہ شیخ او را نگہدار | بنوش آبِ حیات اے مردِ ہشیار
مرادِ من بیان شغل و تذکیر | مشو غافل ز تقدیم و ز تاخیر
وے تفہیم جز مرشد نیاید | بغیر از شیخ کامل فہم نائد
چو عارف کامل ایں شاہراہ نماید | فضولی ہائے جملہ در رباید
مرا شیخ ست حضرت شاہ سلیماں | زحیوانے مرا کردست انساں
زخوش بختی مرا حاصل شد آں پیر | ظہورِ ذاتِ حق از چہرہ اش گیر
شوم قرباں ز ذاتِ کامل انسان | کہ رفتہ وہم غیریت ازیں جاں
جنابِ شیخ بر حق راہ بنمود | ازیں راز محبت یافتم سود
بنوشیدم شرابے از لبِ یار | خمارش کرد بیخود رفت آثار
ازیں اظہر بیانش چوں بیاید | چو مخفی ستر شد عارف نماید
جنابِ غوث اعظم کرد دل شاد | کہ ایں نعمت مرا از لطف خود داد
کنم خود را نثار اسمِ پاکش | فدا سازم دل و جاں زیرِ خاکش
بدانی اسم او اسم الٰہی! | ثنائش چوں شود از ما کماہی
بآں خیر الرسل صد بار درودے | بہ آلِ پاک و اصحاب شہودے

طریق سالک و عابد ز اشغال!
عیاں کردست نوشہ جملہ اعمال

خاتمہ

بحمد اللہ کہ پایاں شد رسالہ برائے طالبان حق عجالہ
مبارک نام او شد شمس انوار ز معنی ہائے لفظی گنج اسرار
ششم ماہ ربیع الثانی اے شاد بسال سیزدہ صد سہ و ہفتاد
بخوبی زیور تکمیل پوشید ز خم عشق ہر کس جرعہ نوشید
ہر آنکو خواند این را از ارادت شود او را وصول از حق سعادت
شود در اولیا عالی مقامے جہاں او را شود ادنےٰ غلامے
ز توحید خدا نوشد شرابے ز علم معرفت خواند کتابے
شرافت ۔ خادم آل محمد
ز لطف حق بخواہد فیض سرمد

قطعہ تاریخ طبع

نتیجہ فکر مولانا میر نذر علی درد کاکوروی کراچی

بانیٔ سلسلۂ نوشاہی ! | ان کی تبلیغ خدا آگاہی !
گنج بخش اسم گرامی عالی | معرفت سے جو نہیں تھے خالی
دس سو چونسٹھ میں ہوئی انکی وفات | صاحب علم طریقت سوغات
گنج الاسرار ہے تالیف ان کی | فخر اسلاف ہے تصنیف ان کی
کیا مضامین ہیں سن لیں حضرت | درج ہیں اس میں تصوف کے نکات
اور توحید و رسالت موضوع | اب یہی پیش نظر ہے مطبوع
ہیں شریف ایک شرافت ہیں جو فرد | دل میں رکھتے ہیں جو اللہ کا درد
ان کی نصرت پہ ہے حی القیوم | ہوئی اردو میں ہے شائع منظوم

طبع کا سال ہے۔ دردِ دل زار
کہو۔ مخزن احسان گنج الاسرار
۱۳ ۸۳
کھل نصرت چھپی گنج الاسرار

۱۳ ۸۴

قطعہ تاریخ طبع

(از سید خورشید علی مہر تقوی جے پوری، کراچی)

طبع چوں نسخہ گنج الاسرار شد　　　درجہاں مژدہ تازہ مسموع گشت

مہر در سال طبعش ندا شد زغیب　　　گنج اسرار بے مثل مطبوع گشت

۱۹۶۴ء

سادات نوشاہیہ کی کتابیں جو غیر مطبوعہ قلمی ہیں

مرتبہ و مصححہ سید شرافت

۱۔ خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار۔ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح (متوفی سنہ ۱۰۶۴ھ)

۲۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ (ارشادات نوشاہیہ) ״

۳۔ کلمات طیبات (ملفوظات نوشاہیہ) فارسی۔ ہزار کلمہ ״

۴۔ جواہر المکنون (نسو کلمہ) ״

۵۔ لطائف الاشارات (چالیس کلمہ) ״

۶۔ جوامع الاسرار حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح (متوفی سنہ ۱۰۹۳ھ)

۷۔ حقائق الآثار حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم رح (متوفی سنہ ۱۱۴۶ھ)

۸۔ تذکرہ نوشاہیہ (فارسی) حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی رح (متوفی سنہ ۱۱۷۳ھ)

۹۔ مجمع اللطائف (فارسی) ״

۱۰۔ شرح اسماء اربعین (فارسی) ״

۱۱۔ رسالہ سماع ״ ״

۱۲۔ ترویح القلوب ״ ״

۱۳۔ نور القناویٰ المعروف فتاویٰ نوشاہیہ عربی۔ حضرت سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات رح (متوفی سنہ ۱۲۲۹ھ)

۱۴۔ انشائے نور اللہ (فارسی)

۱۵۔ مصطلحات الصوفیہ (فارسی) حضرت سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات رح (متوفی ۱۲۲۹ھ)
۱۶۔ حقائق نوریہ ۔ ״
۱۷۔ الروضۃ الزکیہ فی حقائق العلیہ ۔ حضرت سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق رح (متوفی ۱۲۵۳ھ)
۱۸۔ بستان الاوراد ۔ حضرت سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی (متوفی ۱۲۸۶ھ)
۱۹۔ ثمرات الافکار ״
۲۰۔ بوسائط العلوم ״
۲۱۔ کتاب الفوائد حضرت سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رح (متوفی ۱۳۳۷ھ)
۲۲۔ مکتوبات محمد شاہی ״
۲۳۔ ملفوظات محمد شاہی (سر مکتوم) ״
۲۴۔ روزنامچہ محمد شاہی ״
۲۵۔ فہرست تفسیر حسینی ״
۲۶۔ دیوان نوشاہی اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی دام برکاتہم
۲۷۔ پنج گنج نوشاہی ״
۲۸۔ مکتوبات نوشاہی ״
۲۹۔ رقعات نوشاہی ״
۳۰۔ تفسیر نوشاہی (سورہ مزمل کی تفسیر) ״
۳۱۔ فیض محمد شاہی (ہزار ہا صفحات کا مسودہ) ״
۳۲۔ رسالہ رفع سبابہ ״
۳۳۔ رسالہ طاعون ״

۳۴۔ رسالہ الخواص — اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی دام برکاتہٗ

۳۵۔ گلستانِ سعدی کا ترجمہ پنجابی تحت اللفظ — ״

۳۶۔ بوستان سعدی — ״ ״

۳۷۔ پندنامہ کریما سعدی — ״ ״

۳۸۔ نام حق۔ شرف بخاری — ״ ״

۳۹۔ پندنامہ شیخ عطار — ״ ״

۴۰۔ محمود نامہ — ״ ״

۴۱۔ لطایف گل شاہی — حضرت سید گل محمد بن سید عصمت اللہ برخورداری (متوفی سنہ ۱۱۷۰ھ)

۴۲۔ بیاضِ قادری — حضرت سید غلام قادر بن سید عبداللہ ״ (متوفی سنہ ۱۳۰۶ھ)

۴۳۔ شجرہ شریف نوشاہی — سید پیر محمد بن سید فضل عالم ہاشمی ״ (متوفی سنہ ۱۳۰۱ھ)

۴۴۔ قصہ ملاں و ملنگ — ״

۴۵۔ مناقبات نوشاہیہ — حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش برخورداری سونگری متوفی ۱۳۱۱ھ

۴۶۔ بخشش گدا — ״

۴۷۔ قصہ سسی پنوں — سید کرم الٰہی بن سید فاضل شاہ برخورداری

۴۸۔ کلیات سید کرم الٰہی — ״

۴۹۔ صداقت نوشاہی (سیحرفی) — سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ برخورداری)

۵۰۔ کلیاتِ کاتب — ״

۵۱۔ کنز الفوائد (ملفوظات نوشاہی) مولانا سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت نوشاہی برخورداری

۵۲۔ ختمات القرآن — ״

۵۳۔ صد ختم کلام اللہ شریف — ״

سیدشرافت کی غیرمطبوعہ کتابیں

تاریخ کی کتابیں

شریف التواریخ ۳ جلدیں

جلد اول تاریخ الاقطاب

جلد دوم طبقات النوشاہیہ

جلد سوم تذکرۃ النوشاہیہ

تاریخ عباسی

تاریخ ساہنپال (غرائب الاقوال)

طراز الاولیا (عربی)

تذکرہ نوشاہ عالیجاہ۔

مقامات برخورداریہ

مآثر امجال

حیات ربانی

صحیفہ نور

کلید بخشش

نوشاہ زمان

مرآۃ الامین

تذکرہ محمد شاہی

تحقیق الاخبار (حیات سچیار)

جواہر نوشاہیہ

تذکرہ میر نواب

یاران شرافت

تذکرۃ المخدرات

مناقب کی کتابیں

الاستنباہ فی القاب النوشاہ فارسی

النظائر والاشباہ فارسی فی مناقب اولاد النوشاہ

الیواقیت والمرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمن فارسی

قسطاس القادریہ بموازنہ قرطاس النقشبندیہ فارسی

خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

تصوف کی کتابیں

جواہرات ترجمہ کلماتِ طیبات
ہدایت السالکین (معمولات نوشاہی)
ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی)
کنز المعرفت (ملفوظات نوشاہی)
کلمات قدسیہ (فیض نقشبندیہ)
فیض چشتیہ (فارسی)
برکات المحبوب فی زیارۃ السالک و المجذوب
گوہر آبدار۔

اوراد و عملیات کی کتابیں

دُرِّ یتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)
صلوٰۃ الحسنیٰ (عربی)
افضل الاعمال
زاد العابدین (عملیات شرافت ۱)
طریق الصالحین (عملیات شرافت ۲)
تحفۂ محبوب
ظہور الانوار فی زیارۃ النبی المختار

شرعی مسائل کی کتابیں

مرآۃ الجنان فی حدیث سید الانس و الجان (احادیث)
صحیفۂ مسائل (شاہدیات)
انوار السیادۃ الی آثار السعادت (مسئلہ سیادتِ دین)
سیادۃ العلویہ (مسئلہ اثبات سیادت علویاں)
تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین (مسئلہ سماع)
جواز السجود و التحیۃ من حضرات مشائخ المجددیہ
(مسئلہ سجدۂ تعظیم)

سفرناموں کی کتابیں

حدائق الانوار فی زیارت السادات الاطہار
(سفرنامہ اوچ متبرکہ)
ضیافۃ الاحباب فی سفر الخوشاب
ثبات الایقان فی سفر الملتان۔
سیر و سیاحت (فارسی روزنامچہ)

مکتوبات کی کتابیں۔

یادگارِ محبوب (شاہد سے خط و کتابت)

فروغ انجمن (اراکین انجمن سے خط و کتابت)

مقالات نورانی (سرور کیانی سے خط و کتابت)

مراسلۃ العظیم (سلیم لاہوری سے خط و کتابت)

کتاب المسطور (طور قریشی سے خط و کتابت)

مکاتیب الاطہر (مسٹر اختر سے خط و کتابت)

مناظرہ کی کتابیں۔

مرآۃ الحق (مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے متعلق)

ظفر حنفیہ بر جماعت قادیانیہ

سجادہ نشین۔ (بجواب النیابت)

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاہیہ ساھن پال شریف
ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ ضلع گجرات

مصنفہ حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ

مرتبہ: سید شرافت نوشاہی